ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

صوتیات کی تفہیم:اردو کے تناظر میں

COMPREHENSION OF PHONETICS: IN CONTEXT OF URDU

ڈاکٹر عبدالستار ملک

استاد شعبۂ اردو

علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی،اسلام آباد

ABSTRACT

Phonetics deals with spoken language; only human sounds that are produced by the speech organs to express their response. Phonetics is the detailed study of the meaningful sounds of a language. The study of phonetics is indispensable in the study of linguistics. It is only phonetics that can tell the correct pronunciation of the words of a language. In learning and teaching a foreign and non-native language, the knowledge of the structure of language sounds, their production and their acoustic characteristics is very important. In this branch of linguistics, the formation, production, delivery, their acoustic qualities and sound variations are discussed in detail. Thus, with the help of phonetics, we understand all the stages from the production of sounds to the perception of sound.

Key Words: Phonology, Branches of Phonology, Basic Vowels, Semi-Vowels of Urdu, IPA

صوتیات، صوت سے مشتق ہے اور صوت کے معنی آواز کے ہیں۔اسی وجہ سے صوتیات کا تعلق آواز سے ہے۔صوتیات میں ان تمام تکلمی اصوات کا مطالعہ کیا جاتا ہے، جو انسان پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔صوتیاتی مطالعہ میں ہم کسی خاص زبان کی تکلمی آوازوں کے بجائے آوازوں کا عمومی مطالعہ کرتے ہیں۔اس لیے صوتیاتی مطالعہ میں انسانی آواز سے مراد وہ تمام آوازیں ہیں، جو الفاظ کی ادائیگی میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔ان آوازوں کا تعلق دنیا کی کسی بھی زبان سے ہو سکتا ہے۔اس مضمون میں اردو صوتیات کو مدِ نظر رکھیں گے۔

صوتیات کا تعلق بولی جانے والی زبان سے ہے۔اس ضمن میں محض وہ انسانی آوازیں شامل ہیں جو اعضائے تکلم کے ذریعہ اپنا مدعا بیان کرنے کے لیے پیدا کی جاتی ہیں۔صوتیات زبان کی بامعنی آوازوں کا تفصیلی مطالعہ کرتی ہے۔لسانیات کے مطالعے میں صوتیات کا مطالعہ ناگزیر ہے۔یہ صرف علم صوتیات ہی ہے جو کسی زبان کے الفاظ کا صحیح تلفظ بتا سکتا ہے۔غیر ملکی اور غیر مادری زبان سیکھنے اور سکھانے میں زبان کی آوازوں کی ساخت، ان کے مخارج اور ان کی سمعیاتی خصوصیت کا علم انتہائی ضروری ہے۔

صوتیات کی مختصر تعریف یہ ہے: صوتیات تکلمی آوازوں کا سائنسی مطالعہ ہے۔

اس تعریف میں۔"تکلمی صوت) Speech Sound ("اور" سائنسی مطالعہ (Scientific Study) "کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔تکلمی آواز سے ہماری مراد وہ تمام آوازیں ہیں جو الفاظ کی ادائیگی میں معاون ثابت ہوتی ہیں۔یہ آوازیں کسی خاص زبان کی نہیں ہوتیں بلکہ دنیا کی کسی بھی زبان کی ہو سکتی ہیں۔منہ سے نکلی تمام آوازیں تکلمی آوازوں میں شمار نہیں کی جاسکتی ہیں۔مثال کے طور پر ہنسی، کھانسی ہچکی، چھینک وغیرہ کی آواز تکلمی آواز نہیں ہے۔

اس تعریف کا دوسرا کلیدی لفظ "سائنسی مطالعہ" ہے۔یہ اصطلاح صوتیات کے معروضی مطالعے کی نشان دہی کرتی ہے، جس میں آوازوں کی ادائیگی اور ان کی خصوصیات کا تفصیلی جائزہ لیا جاتا ہے۔یعنی اس مطالعے میں ماہر صوتیات کی پسند و ناپسند کو دخل نہیں ہوتا اور وہ سائنسی اصولوں کی بنیاد پر آوازوں کی ادائیگی کی تفصیلات، خصوصیات، اور درجہ بندی پیش کرتا ہے۔اگرچہ رسم الخط اور حروفِ تہجی کو بھی آوازوں کی علامت سمجھا جاتا ہے لیکن ماہرینِ صوتیات آوازوں کے بارے میں ہی تحقیق کرتے ہیں نہ کہ علامتوں کے بارے میں کیوں کہ آوازوں کی نمائندگی کرنے والی علامتیں تقریباً ہر زبان میں بدلتی رہتی ہیں لیکن آوازیں سب میں مخصوص ہوتی ہیں۔صوتیات کا تعلق صرف آوازوں سے ہے اور صوتیات اصوات کی تخلیق، ترسیل اور ادراک کے مطالعے کا نام ہے جس کا مقصد مصمتوں (Consonants) اور مصوتوں (Vowels) کے صحیح طریقہ ہائے ادائیگی کی وضاحت کے ساتھ ساتھ ان اصوات کی درجہ بندی کرنا بھی ہے۔

لسانیات کی اس شاخ میں، آوازوں کی تشکیل، ادائیگی، ترسیل، ان کی سمعیاتی کیفیات اور صوتی تغیرات پر تفصیل سے بحث کی جاتی ہے۔اس طرح صوتیات کی مدد سے ہم آوازوں کی ادائیگی سے لے کر آوازوں کے ادراک تک کے تمام مراحل کو بخوبی سمجھ پاتے ہیں۔صوتیات کی تین شاخیں ہیں۔

۱۔ تلفظی صوتیات(Articulatory Phonetics)

لسانی مطالعات میں صوتیات کی اس شاخ کو سب سے زیادہ مطالعے کا موضوع بنایا جاتا ہے۔صوتیات کی اس شاخ میں تکلمی آوازوں کا تفصیل سے مطالعہ کیا جاتا ہے۔ آوازوں کے مخارج، طرز ادائیگی اور دیگر اعتبار سے درجہ بندی کی جاتی ہے۔صوتیات میں اعضائے تکلم کی ساخت،ان کی حرکات وسکنات اور دائرہ عمل کا بھی تفصیلی مطالعہ کیا جاتا ہے۔ویسے تو اعضائے نطق کے تفصیلی مطالعے کی مخصوص شاخ Anatomy ہے، مگر لسانیات میں اعضائے تکلم کے ان مخصوص پہلوؤں کا مطالعہ کیا جاتا ہے، جن کا تعلق آواز کی تخلیق سے ہے۔ مختصر یہ کہ تلفظی صوتیات کا تعلق اعضائے تکلم اور طریقۂ تکلم سے ہے۔

۲۔ سمعیاتی/ترسیلی صوتیات(Acoustic Phonetics)

صوتیات کی دوسری اہم شاخ'' سمعیاتی صوتیات'' ہے۔اس میں آوازوں کی ترسیل(Transmission) کو مطالعے کا موضوع بنایا جاتا ہے۔ گویا'' سمعیاتی صوتیات میں غور کیا جاتا ہے کہ ''آواز'' ہوا کے دوش پر سفر کرتی ہوئی کانوں کے پردوں سے ٹکراتی ہی ہے۔صوتیات کی اس شاخ کا طبیعات (Physics) سے براہ راست تعلق ہے۔یہی وجہ ہے کہ اس شعبہ علم میں آوازوں کی طبیعاتی خصوصیات کے جائزے کے لیے ہم ''آسلو گراف'' اور ''سپکٹرو گراف'' جیسے آلات کی مدد سے آواز کی ان لہروں کا ریکارڈ بناتے ہیں۔سمعیاتی صوتیات سوفی صدی آلات اور تجربہ گاہ کا علم ہے۔اس لیے اس کو تجربی صوتیات بھی کہتے ہیں۔

۳۔ سمعی صوتیات(Auditory Phonetics)

سمعی صوتیات آوازوں کے سننے کے عمل کو موضوع بحث بناتی ہے۔اس میں ہم یہ دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ سننے کا عمل کیسے شروع ہوتا ہے اور آوازیں ہمارے ذہنوں پر کیا تاثر قائم کرتی ہیں۔سننے کے عمل میں کان کا نمایاں رول ہوتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ سمعیاتی صوتیات میں کان کو تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ (i) کان کا باہری حصہ (ii) کان کا درمیانی حصہ، (iii)کان کا اندرونی حصہ۔

صوتیات میں انسانی زبان کی امکانی بامعنی آوازوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے ۔ جب کسی خاص زبان کی بات کی جائے تو اس زبان کی بامعنی صوت کو صوتیہ(Phoneme)کہتے ہیں۔اور یہ کسی زبان کے صوتی نظام کی بنیادی اکائی ہے۔صوتیہ ایک تخالفی یا امتیازی آواز ہے، جس کی تفہیم اقلی جوڑوں (Minimal pairs)کے ذریعے ممکن ہے مثلاً جوڑ توڑ میں ج اور ت الگ الگ صوتیے ہیں۔

کسی بھی زبان میں مستعمل بامعنی آوازوں(صوتیوں)کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کرتے ہیں:

۱۔ مصوتے(Vowels) ۲۔ مصمتے(Consonants)

مصوتے(حرکات وعلل)اور مصمتے مجرد اصوات کی نمائندگی کرتے ہیں اور مصوتے اِن اصوات کا رُخ متعین کرتے ہیں۔عربی اور فارسی قواعد کی تقلید میں اردو میں بھی مصمتوں کے لیے حروفِ صحیح اور مصوتوں کے لیے حروفِ علت کی اصطلاحات رائج ہیں۔عربی وفارسی کے فلسفۂ قواعد وصوتیات میں حرف زبان کی بنیادی اکائی ہے جبکہ جدید لسانیات کے نزدیک زبان کی اصل تقریر ہے نہ کہ تحریر۔اِس لیے اس کے نزدیک حرف کی بجائے صوتیہ زبان کی بنیادی اکائی ہے۔حرف وصوت کا رشتہ بہت گہرا ہے اور انھیں ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جاسکتا۔اصل میں یہ زبان کے دو لباس ہیں۔صوت کا تعلق تقریر یا بولنے سے ہے اور حرف کا تعلق تحریر سے ہے۔یعنی صوت بولنے کی اور حرف لکھنے کی اکائی ہے۔

مصمتے(Consonants): وہ آوازیں جن کی ادائیگی میں پھیپھڑے سے آنے والی ہوا منہ میں مختلف مقامات پر یا تو رک جاتی ہے یا رگڑ کے ساتھ خارج ہوتی ہے یا ناک کے راستے سے یا زبان کی بغل سے ہو کر باہر نکلتی ہے، مثلاً ب، پ، ت، د، ج، ک گ وغیرہ۔دوسرے لفظوں میں جب باہر آتی ہوئی ہوا، دہنی جوف (oral cavity)کے اندر کسی رکاوٹ کی وجہ سے آواز پیدا کرے۔ مصمتے کہلاتے ہیں۔مثال کے طور پر پ کی ادائیگی میں باہر آتی ہوا کو دونوں ہونٹوں کے درمیان روکا جاتا ہے اسی وجہ سے اسے مصمتہ کہا جاتا ہے۔ان حروف کی اصل آواز وہ ہے، جب یہ کسی لفظ کے آخر میں آئیں مثلاً ب کی آواز وہ ہے جو کباب کے آخر میں آتی ہے؛ ج کی آواز وہ ہے جو آج کے آخر میں ہے۔واضح ہو کہ مصوتوں کی ادائیگی میں صوتی تار ضرور تھرتھراتے ہیں جبکہ مصمتے کی ادائیگی میں یہ ضروری نہیں۔اس لیے مصوتے ہمیشہ مسموع ہوتے ہیں جبکہ مصمتے مسموع اور غیر مسموع دونوں طرح کے ہوتے ہیں۔ماہرین کی اکثریت اردو کے 41 مصمتوں پر متفق ہے، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

ب، بھ، پ، پھ، ت، تھ، ٹ، ٹھ، ج، جھ، چ، چھ، خ، د، دھ، ڈ، ڈھ، ر، رھ، ڑ، ڑھ، ز، ژ، س، ش، غ، ف، ک، کھ، ق، گ، گھ، ل، لھ، م، مھ، ن، نھ، و، ہ، ی

مشابہ الصوت (ا،ع،ت،ط،ث،س،ص،ذ،ز،ض،ظ، ،ح،ہ) میں ایک کا انتخاب کیا گیا ہے۔

بنیادی یا اساسی مصوتے (Cardinal Vowels)

برطانوی ماہر صوتیات ڈینئیل جونز (Daniel Jones) نے سب سے پہلے آٹھ مصوتوں کا ایک مجموعہ تشکیل دیا۔انھیں معیاری مصوتے بھی کہتے ہیں۔یہ مصوتے کسی زبان سے تعلق تو نہیں رکھتے مگر ان کو معیار بنا کر کسی بھی زبان کے مصوتوں کی پیائش کی جاسکتی ہے۔یہ مصوتے درج ذیل ہیں:(۱)

[i] , [e] , [ɛ] , [a] , [ɑ],[ɔ] ,[o] , [u]

اردو کے بنیادی مصوتے دس (اَ،اِ،اُ،آ،اَو،او،اُو،اَے،اے،اِی) ہیں جو صوتی دورانیے کی بنیاد پر تین مختصر اور سات طویل ہیں۔

اکہرے مصوتے (Monophthongs)

اکہرے مصوتے ہی اصل مصوتے ہیں، جن کا معیار مصوتے کے بدلنے سے تبدیل نہیں ہوتا ہے۔ اسے خالص یا مستحکم مصوتہ بھی کہا جاتا ہے۔ مثلاً/ای/، /اے/،/او/۔

دہرے مصوتے (Diphthongs)

جب دو مصوتے ایک ساتھ آئیں تو یہ مخلوط آواز دہرا مصوتہ کہلاتی ہے۔انھیں ملواں مصوتے بھی کہتے ہیں۔دوہرے مصوتے کی ادائیگی کے وقت تلفظ ایک مصوتہ سے شروع ہو کر دوسرے پر ختم ہوتا ہے۔اردو میں واؤ لین (اَو) اور یائے لین (اَے) دہرے مصوتے ہیں۔یہ مصوتے ایک معیار سے دوسرے معیار تک تدریج (Glide) کرتے ہیں۔انھیں مصوتی تدریجیہ (Vowel glides) بھی کہا جاتا ہے۔دہرے مصوتے کی ادائیگی میں زبان کسی خاص مصوتے کے مقام سے شروع ہوتی ہے اور دوسرے مصوتے کے مقام کی سمت بڑھتی ہے۔ڈاکٹر نصیر احمد خان نے ملواں مصوتوں اور نیم مصوتوں کے فرق کو یوں بیان کیا ہے:

> ملواں مصوتوں میں ایک مصوتے سے تلفظ شروع کر کے دوسرے پر ختم کیا جاتا ہے۔اس طرح ایک سادہ منتہا (Peak) بنتا ہے۔جیسے اردو میں (اَ+ے) اور (اَ+و) وغیرہ۔نیم مصوتہ ایسی آواز کو کہتے ہیں جو مصوتہ اور مصمتہ دونوں کی خصوصیات رکھتا ہے۔مثلاً کیا اور کیا میں [ی] کی آواز نیم مصوتے کا کردار ادا کر رہی ہے۔(۲)

اردو کے ذیلی (اضافی) مصوتے

فتحہ ٔ مجہول مثلاً تہذیب، کسرہ ٔ مجہول مثلاً احترام، اور ضمہ ٔ مجہول مثلاً تحفہ

ان مصوتوں کو فونیم کا درجہ حاصل نہیں اور ان کا شمار بطور ذیلی فونیم ہوتا ہے۔اس لیے کہ اگر انھیں اپنے قریب تر مصوتے سے تبدیل کر دیا جائے تو معنی میں کوئی فرق نہیں پیدا ہوتا۔ان تینوں ذیلی مصوتوں کو شان الحق حقی نے اردو لغت بورڈ کی لغت ''اردو لغت: تاریخی اصول پر'' اور اپنی مرتبہ لغت ''فرہنگِ تلفظ'' میں شامل کیا ہے۔اوکسفرڈ اردو انگریزی لغت میں بھی انھیں شامل کیا گیا ہے۔

اردو مصوتوں کی انفیت (Nasalization of Urdu Vowels)

عربی میں انف ناک کو کہتے ہیں۔ناک سے ادا کیے جانے والے مصوتوں کو انفی مصوتے (Nasalized Vowels) کہتے ہیں۔اردو کے تمام اساسی مصوتوں میں انفیت پائی جاتی ہے۔انگریزی میں نون غنہ کوئی الگ سے صوتیہ نہیں، یہ ایک مصوتہ ہے جو ناک سے بولا جاتا ہے۔بین الاقوامی حروفِ تہجی (IPA) میں بھی انفیت کو ظاہر کرنے کے لیے ایک چھوٹی سی علامت (جو اردو کے مدسے مشابہ ہے) مصوتے کے اوپر لگائی جاتی ہے، جسے انگریزی میں tilde کہتے ہیں۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022

جبکہ اردو کے بعض ماہرین کے نزدیک اردو میں مصوتوں کی انفیت کو فونیم کا درجہ حاصل ہے۔اس لیے کہ غیر انفی اور انفی مصوتوں کے اقلی جوڑے معنٰی کی تفریق میں مدد دیتے ہیں۔ مثلاً سوار۔ سنوار، پوچھ۔ پونچھ، گود۔ گوند، کاتا، کانٹا وغیرہ۔تاہم انفی مصوتوں کی حیثیت کا ہنوز حتمی تعین نہیں ہو سکا اور انھیں باقاعدہ اردو صوتیوں میں شمار نہیں کیا جاتا۔(۳)

اردو کے نیم مصوتے(Urdu Semi Vowels)

نیم مصوتے کی ادائیگی کی کیفیت مصمتے اور مصوتے دونوں سے مختلف ہوتی ہے۔ نیم مصوتے سے مراد وہ آوازیں جن کی ادائیگی میں صوتی تار (Vocal cords) تھرتھراتے ہیں لیکن ان کے تلفظ میں مصمتے کی طرح ہوا نہ تو کہیں رکتی ہے اور نہ ہی کہیں رگڑ کھاتی ہے۔اور نہ ہی مصوّتے کی طرح کسی تلفظ کار کو چھوئے بغیر گزر جاتی ہے۔ بلکہ ان کے بین بین ہوتی ہے۔ مختصراً یہ کہا جا سکتا ہے کہ مصوتے کو ادا کرتے ہوئے منہ کے اندر ہوا کا راستہ نسبتاً کھلا رہتا ہے، جبکہ نیم مصوتے کے لیے رکاوٹ پیدا تو کی جاتی ہے لیکن پوری طرح نہیں۔ لہٰذا اسے نیم مصمتہ بھی کہتے ہیں۔اس لیے کہ ایسا مصوتہ صوتیاتی اعتبار سے تو مصوتہ ہوتا ہے لیکن رویے کے اعتبار سے مصمتہ ہوتا ہے۔اردو میں دو نیم مصوتے [و] اور [ی] پائے جاتے ہیں۔ مثلاً یہ اقلی جوڑے دیکھیں:

وار: یار ، وہاں: یہاں، ہَوا: حیا

ان دو حروف واو ری کی حیثیت نیم مصوتوں کی بھی ہے اور مصوتوں کی بھی۔واو ری کی ان دو حیثیتوں میں صوتیاتی اعتبار سے اہم فرق ہے۔ مثلاً لفظ'' یہی'' میں علامت ی شروع میں بھی موجود ہے اور آخر میں بھی، لیکن پہلی آواز نیم مصوتہ ہے اور آخری مصوتہ۔اردو میں واو ری جب بھی لفظ کے شروع میں آتی ہیں تو ان کی حیثیت نیم مصوتے کی ہوتی ہے اور لفظ کے آخر میں یہ ہمیشہ مصوتے کی آواز دیتی ہیں۔اس دوہرے عمل سے لفظ کے آخر میں ان پر نیم مصوتے کا دھوکہ ہو سکتا ہے۔در حقیقت آخری حالت میں نیم مصوتے کی حیثیت سے ان کا تلفظ اردو زبان کے صوتی مزاج کے خلاف ہے۔البتہ عربی کے مستعار الفاظ میں بطور نیم مصوتہ آسکتے ہیں۔ مثلاً عضو، ہجو، جزو وغیرہ۔

بین الاقوامی صوتیاتی حروفِ تہجی (International Phonetic Alphabet):

اسے آئی۔پی۔اے تحریر (Transcription IPA) بھی کہتے ہیں۔ IPA کو کسی بھی بولی جانے والی زبان کی آوازوں کو تحریر کرنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ فرانسیسی ماہر صوتیات پال پیسی (Paul Passy) نے ۱۸۸۶ء میں بین الاقوامی صوتیاتی انجمن قائم کی۔اس تنظیم نے مختلف ماہرین کے ساتھ مل کر بین الاقوامی صوتیاتی حروفِ تہجی تیار کیے۔ صوتیاتی حروفِ تہجی کا مقصد یہ تھا کہ دنیا کی تمام زبانوں کی مختلف آوازوں کو جامعیت کے ساتھ ایسے معیاری اور یکساں رسم الخط میں تحریر کیا جائے، جسے مختلف زبانیں بولنے والے افراد درست تلفظ کے ساتھ پڑھ سکیں۔ وقتاً فوقتاً آئی۔ پی۔اے میں نظر ثانی ہوتی رہی اور اسے بہتر بنانے کی کوششیں کی جاتی رہیں۔۱۹۸۹ء اور بعد ازاں ۲۰۰۵ء میں اس میں مزید تبدیلیاں کی گئیں اور اب بھی ضرورت کے مطابق اس میں تبدیلی کی گنجائش موجود ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ترمیم و اضافے کے لیے کچھ رہنما اصول مرتب کیے گئے ہیں۔

آئی۔پی۔اے حروف اور امتیازی نشان (Diacritic Marks) پر مشتمل ہے۔امتیازی نشانات کو علم ہجا یا صوتیاتی چارٹ کے ذریعے یا حروف کے مجموعے کے ذریعے نشان زد کیا جاتا ہے۔ آئی۔پی۔اے۔ کا عمومی اصول ہر مخصوص آواز کے لیے ایک حرف فراہم کرنا ہے۔اس کا مطلب ہے کہ اگر کوئی زبان دو آوازوں کے درمیان فرق نہیں کرتی تو آئی۔پی۔اے۔ بھی عام طور پر دو آوازوں کے لیے الگ حروف استعمال نہیں کرتا ہے۔ کسی زبان کے حروف ہجا انسانوں کی طرف سے ادا کی جانے والی آوازوں کی وضاحت کے ساتھ نمائندگی کرنے کے لیے ناکافی ہیں۔ حروف ہجا کا ایک حرف ایک سے زیادہ آوازوں کی نمائندگی کر سکتا ہے اور اس لیے ایک حرف کے لئے ایک آواز ناکافی ہے۔ مثال کے طور پر انگریزی میں، حرف 'c' Cook اور Police میں دو مختلف آوازوں کی نمائندگی کرتا ہے۔آئی۔پی۔اے تحریر ایک ایسا ٹول ہے جسے ماہرین لسانیات نے اس مسئلہ کو حل کرنے کے لیے استعمال کیا ہے۔ آئی۔پی۔اے تحریروں میں استعمال ہونے والی ایسی علامتیں ہیں، جنھیں عالمی سطح پر قبولیت حاصل ہے۔اردو کے لیے الگ آئی۔پی۔اے تیار کیا گیا ہے۔اس ضمن میں ڈاکٹر سرمد حسین کا تیار کردہ آئی۔پی۔اے بہتر اور جدید ہے، جو اوکسفرڈ کی اردو۔انگریزی لغت میں بھی استعمال کیا گیا ہے۔(۴)

آئی۔پی۔اے تحریروں (Transcriptions) کو دو قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

(i) صوتیاتی تحریر(Phonetic Transcription(Narrow)

(ii) فونیمیاتی تحریر/تجزصوتیاتی تحریر(Phonemic Transcription (Broad)

صوتیاتی تحریر(Phonetic Transcription(Narrow)

تکلم کی تمام خصوصیات کو بیان کرنے کے لیے صوتیاتی رسم الخط میں مختلف علامات وآثار وضع کیے گئے ہیں۔جب کسی تکلم یا تکلمی جز کو صوتیاتی رسم الخط میں مقید کیا جاتا ہے تو فوق قطع اصوات کو قطعاتی اصوات کے اوپر درج کیا جاتا ہے۔علاوہ ازیں ان تمام اصوات کو تفصیل سے ریکارڈ کیا جاتا ہے۔یعنی ہر صوت کی چھوٹی سے چھوٹی تفصیل بھی دی جاتی ہے۔ لہٰذا صوتیاتی تحریر کو باریک تحریر (Narrow Transcription) بھی کہا جاتا ہے۔

صوتیاتی تحریر آوازوں کی تمام خصوصیات کو ظاہر کرنے کے لیے اضافی علامتوں کا استعمال کرتی ہے جیسے ہکاریت(Aspiration) ، تالویانا/حنکیت (Palatalization)، لب کاری(Labialization) ، وغیرہ۔ان اضافی خصوصیات کو امتیازی نشانات (Diacritic marks) کے ذریعہ ظاہر کیا جاتا ہے۔صوتیاتی تحریر میں اصوات یا اصوات کے گروہ کو ظاہر کرنے کے لیے چوکور بریکیٹ یعنیSquare Brackets کا استعمال کرتے ہیں،جیسے[phin] لفظ 'Pin' کی صوتیاتی تحریر ہے۔مثال کے طور پر اردو کا جملہ ''کیا آپ نے سبق پڑھ لیا؟'' کو صوتیاتی تحریر کے ذریعے ذیل میں ظاہر کیا گیا ہے:

[kya ap ne sebeq perh liya] ا استعمال کیا جاتا ہے۔

فونیمیاتی تحریر/تجزصوتیاتی تحریر (Phonemic Transcription(Broad)

زبان میں استعمال ہونے والی امتیازی اصوات کو فونیمیاتی اصطلاح میں ''صوتیے (Phonemes) ''کہا جاتا ہے۔جس طرح صوتیات میں تکلم کو تحریر میں مقید کرنے کے لیے صوتیاتی تحریر کا استعمال ہوتا ہے،اسی طرح فونیمیات میں فونیمیاتی تحریر کا استعمال ہوتا ہے۔صوتیاتی تحریر میں تکلم کو ریکارڈ کرتے وقت اصوات کو تفصیل سے ریکارڈ کیا جاتا ہے۔مگر فونیمیاتی تحریر میں صرف امتیازی اصوات(صوتیوں) کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔

فونیمیاتی تحریر کم واضح ہے۔معمولی صوتیاتی تغیرات کو خاص طور پر اس میں نہیں دکھایا جاتا۔اس میں ہم یہ نہیں دیکھتے کہ کوئی صوت اپنی اگلی یا پچھلی صوت سے کس طرح متاثر ہو رہی ہے یا کوئی مصوتہ کتنا طویل ہے یا کتنا خفیف؟نہ ہر صوت کی خواہ مصوتہ یا مصمتہ یا سر یا بل جیسی اصوات ہوں،ذیلی اشکال کی نمائندگی ہوتی ہے۔اس کے برعکس فونیمیاتی تحریر میں محض اور محض اصوات کی امتیازیت (Distinctiveness) کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ لہذا فونیمیاتی تحریر کو وسیع تحریر (Broad Transcription) بھی کہا جاتا ہے۔اس میں ہر فونیمیاتی اکائی کو ترچھی لکیروں // میں لکھا جاتا ہے۔چونکہ فونیمیات میں امتیازی اصوات کا تعین معنی کی تبدیلی پر منحصر ہے ۔اس لیے فونیمیاتی تجزیہ کفایتی اور وضاحتی ہوتا ہے۔

جیسے۔ /pin/ (لفظ Pin کی تجزصوتیاتی تقریر)اور /rein/(لفظ rain کی تجزصوتیاتی تقریر)۔(۵)

حواشی وحوالہ جات

Jones, Daniel (1917). An English Pronouncing Dictionary. London: J.M.Dent&sons limited

۲۔نصیر احمد خان،اردو لسانیات(نئی دہلی:اردو محل پبلیکیشن،۱۹۹۰ء)ص ۴۴

۳۔علی رفاد فتیحی،اردو لسانیات(نئی دہلی: قومی کونسل برائے فروغِ اردو زبان،۲۰۱۲ء)ص ۶۲

۴۔ایس ایم سلیم الدین، سہیل انجم،اوکسفرڈ اردو انگریزی لغت(کراچی:اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس،2013ء)

۵۔تفصیل کے لیے دیکھیے:http://www.internationalphoneticassociation.org/